

Posted On Kitab Nagri

# دعاے حسن

رائٹر؛ کنال



WWW.KITABANGRI.COM

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

## دعاے حسن

ہنال

### EPISODE : 5



ماما اس سے پوچھیں اسنے کیا کہا ہے؟  
کسے صبیٹ بیگم اور منال کے جانے کے بعد سے سرمد مسلسل حسن کے سر تھا  
ماما سے چپ کروالیں وہ لیپ ٹاپ پر مسلسل انگلیاں چلاتا  
بولا تھا اور مسز جہانزیب ان دونوں کی اس تکرار میں پس کر رہ گئی تھیں  
کیا ہے سرمد کیوں تنگ کر رہے ہو بھائی کو بلا آخر انہیں مداخلت کرنا ہی پڑی تھی  
ہاں بھائی بھلے لڑکیوں کو تنگ کرتا رہے وہ منمنایا تھا مگر آواز اتنی ضرور تھی کہ حسن اور مسز جہانزیب  
کے کانوں تک با آسانی پہنچ چکی تھی

## Posted On Kitab Nagri

حسن تو زیر لب اسے القابات سے نواز چکا تھا جبکہ مسز جہانزیب کے دل پر ہاتھ پڑا تھا انکا اس قدر ڈیسنٹ بیٹا ایسی ہرکت ہر گز نہی کر سکتا

اسے پہلے سرمد مزید کوئی گوہر افشانی کرتا حسن نے بولنا بہتر سمجھا تھا  
اما آپ دعا سے انکی مرضی پوچھ لیں میری طرف سے ہاں ہے

اور مسز جہانزیب کی سمجھ میں سارا ماجرا آچکا تھا

جیتے رہو بیٹا وہ حسن کا ماتھا چومتی دعا کے کمرے کی جانب جا چکی تھیں جبکہ سرمد نے وہاں سے بخیر و  
آفت اٹھنا چاہا تھا

مگر حسن اسے بازو کے ہلکے میں لیتا باقاعدہ اپنا شکنجا مضبوط کر چکا تھا  
اب بس سرمد کی دہائیاں تھیں اور حسن کے دھموکے

اللہ کرے لالے تیرے بچے بھی تیرے جیسے ہوں تیرے بچے کم اور ریٹ کے زیادہ لگے گے وہ جاتے  
جاتے بھی باز نہی آیا تھا اور حسن کے لبوں پر مسکراہٹ چھوڑ گیا تھا

ریٹ بابا کا ریٹ جہانزیب احمد اسے بچپن میں اسے اسکے گورے رنگ کے باعث ریٹ کہا کرتے  
تھے

ہر لمحے ہر وقت یاد آتے تھے

کتنا مشکل ہے ناپنوں کو کھونا

## Posted On Kitab Nagri

سہی ہے بھی مجھ بوڑھے کو تو ویسے ہی تم لوگ نکر سے لگا چکے ہو کر لوشادی بھی اکیلے ہی بچے ہو جائیں  
تب بتانا مجھے سکندر صاحب جو باہر کسی کام سے گئے تھے آتے ہی انکے شکوے شروع ہو چکے تھے  
ارے مرشد سرمد جھٹ سے کھڑا ہوتا نکلے گلے لگ چکا تھا

میں تو آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ کیا ہے نادلے راجہ کافی بے صبرے واقع ہوئے ہیں  
ہمیشہ کی طرح وہ ساری کاروائی حسن پر ڈال چکا تھا

اچھا پرے ہٹو خود کو چپکے سرمد کو پیچھے کرتے وہ حسن کی جانب بڑھے تھے اسکا ماتھا چومتے اسے گلے لگایا  
تھا جبکہ سرمد پیچھے منہ بنائے کھڑا تھا مجھے تو پہلے سے ہی شک تھا کہ میں اڈلپٹ ہوں  
انکے گلے لگتے حسن کا جیسے دل بھر آیا تھا مراد ایو شنل نہیں ہوتے مگر ایو شنل تو ان میں بھی ہوتے ہیں  
نا

دعا کے کمرے سے نکلتی مسز جہانزیب اس منظر پر دل و جان سے قربان ہوئی تھی لائونچ میں لگی  
جہانزیب صاحب کی تصویر پر نگاہ گئی تو لگا جیسے وہ تصویر بھی مسکرائی ہو آج  
ماما سرمد انکے قریب آچکا تھا اور اسکی شکل دیکھتے وہ بے ساختہ مسکرائی تھی  
مجھے جہاں سے اڈاپٹ کیا تھا وہاں ہی واپس چھوڑ آئیں قدرِ ناراضگی سے کہا گیا تھا  
اپنی مصیبت کسی اور کے سر نہی ڈالتے اتنے میں حسن قریب آتا اسکی گردن کے گرد بازو گھما چکا تھا  
ماما سرمد کی طرح سے شدید احتجاج کیا گیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

جی میری جان مسز جہانزیب ان دونوں سے گلے مل چکی تھی  
آپکو نہی لگتا کہ آپکے ٹینٹر مز (tantrums) کچھ زیادہ ہے غازی صاحب لکثری آفس میں بیٹھے اس  
سفید کرتے میں ملبوس آدمی کے سامنے بیٹھا شخص خاصا آفینڈیڈ نظر آتا تھا  
اسکی بات پر اسکے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پل بھر کو ابھر کر معدوم ہو چکی تھی  
شاید کندھے اچکاتے جواب دیا گیا تھا

You knw what

لوگوں میں اتنے گٹس نہی ہوتے کہ وہ اپنے گناہوں کو جیسٹیفائے کر سکے اسیلئے وہ مجھے ہائر کرتے ہیں  
وہ ایک فقرے میں اسکا منہ بند کروا چکا تھا  
دیکھیں میں آپکا کلائنٹ ہوں آپ مجھ سے اس طریقے سے بات نہی کر سکتے  
سامنے بیٹھا اسکا کلائنٹ جیسے آفینڈ ہوا تھا  
بلکل خاص پرو فیشنل مسکراہٹ چہرے پر سجاتے وہ دوبارہ سے کیس ڈسکس کرنے میں مصروف ہو چکا  
تھا

وہ جانتا تھا کیس جس کے ہاتھ میں تھا سیف تھا مگر اس بندے کے دماغ کا کچھ بتانا تھا وہ آج تک اپنے ۵  
کلائنٹس کے کیس

میں انکے خلاف بذات خود ثبوت دے کر انہیں سزا دلوا چکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو مجھے یہ کیس ہر حال میں جیتنا ہے

شیور فقط ایک لفظی جواب تھا اسکا کلائنٹ بھنھناتا آفس سے باہر نکلا تھا اگر اس وقت اسے اسکی ضرورت ناہوتی وہ

وہ اسے قتل ضرور کرواچکا ہوتا

اسے گھر سے باہر نکلے ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا فینسی ریسٹورنٹ میں بیٹھے وہ اپنے کسی دوست کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا

جب ٹیبل پر پڑاؤ فون بلنک کرنے لگا تھا جس پر مام کے الفاظ جگمگائے تھے اسکے سامنے بیٹھا اسکا دوست ٹیبل سے موبائل اٹھاتے کان کو لگا چکا تھا اسلام علیکم کسی ہیں

نہایت شائستگی سے وہ اسکی ماں سے محو گفتگو تھا اور اگلی جانب سے ملتی خبر پر اس نے حسن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا چاہا تھا مگر اسے کھانے میں مصروف دیکھ وہ سانس بھر کر رہ گیا تھا بے غیرت کال کٹ کرتے فون ٹیبل پر پڑکا تھا

پہنچ گئی خبر حسن آبرو اچکائے پوچھ رہا تھا

بہت بڑے بڑے بے غیرت دیکھے ہیں تجھ جیسا نہی دیکھا

اچھا چل زیادہ بولنے کی ضرورت نہی ہے

## Posted On Kitab Nagri

بول کیا ہوا ہے

نکاح نامہ سائن کرنے کے بعد بتانا مجھے کھبیس انسان

اسد غازی کے سامنے موجود وہ واحد شخص تھا جسے وہ چاہنے کے باوجود بھی کچھ کہ نہیں سکتا تھا  
کر لوں؟ اچانک سے ہاتھ میں پکڑا کٹا پلٹ میں رکھتے وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے اسکے  
جانب متوجہ تھا

سالے لڑکی کو پرپوز کر کے اب پوچھ رہا ہے

تو وہ چھوڑتا کر لینا چاہیے ہے نا

حسن خدا کا نام لے وہ ماتھاپیٹ کر رہ گیا نا جانے اسکے دماغ میں اب کیا آچکا تھا  
تو کنفیوژن میں ہے؟

میں کوئی ٹین ایجر نہیں ہوں کہ لڑکی کو ہڑبڑی میں پرپوز کر دوں اور پھر اپنے فیصلے پر پچھتاؤں مجھے یہی  
کرنا تھا پر شاید کچھ جلد بازی کر لی میں نے  
www.kitabnagri.com

تو یہ شادی کسی ہمدردی وغیرہ میں آکر

وہ حسن کو جانتا تھا مگر پھر بھی دوست ہونے کا فرض نبھانا چاہتا تھا

نہی وہ سیلف سفیشنٹ ہے مجھے اس سے ہمدردی کیوں ہونے لگی اچھی لڑکی ہیں وہ مجھے بھی پسند ہے شاید

سب سے بڑھ کر ماما کو پسند



## Posted On Kitab Nagri

شیٹ آپ حسن غازی کا بس نہی چل رہا تھا اسکا جبر اتوڑ دیتا  
وہ شادی کر ہی کیوں رہا تھا آخر کوئی سولڈ ریزن ہی نہی تھی جب  
شادی ماما کو نہی کرنی تجھے کرنی ہے دودن بعد بیزار نظر آنے لگے کا تو  
تجھے میں ایسا لگتا ہوں؟ اب کہ حسن کو غصہ آیا تھا  
نہی پر۔۔۔ اچھا چل بس کر آ جا نکلیں

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

اور وہ اٹھتے ریستورینٹ سے باہر نکلے تھے حسن اپنی جبکہ غازی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ چکا تھا  
گاڑی چلاتے دماغ مسلسل سوچوں میں گم تھا فون کی مسلسل بجتی گھنٹی نے جیسے اسکا دھیان اپنی جانب  
کھنچا تھا نمبر دیکھتے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی  
بابا سپیکر کی دوسری جانب سے آنے والی آواز سنتے اسکے ہونٹوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ بکھر چکی  
تھی

جی بابا کی جان کیسا ہے میرا بچا اسکے لہجے کی یہ چاشنی صرف اسی کے لیے تھی شاید  
بابا جو آرگینٹنگ میر ڈ؟

www.kitabnagri.com

Baba you are getting married?

اور اسکی آنکھیں بے ساختہ ایک لمحے کے لیے بند ہوئی تھیں  
وہ سانس بھر کر رہ گیا

جی بے بی وہ یوں بولا جیسے کوئی مجرم اپنے جرم کا اقرار کر رہا ہو  
آپ میرے بغیر کر لیں گے؟؟ دو منٹ کی خاموشی کے بعد اسکی آواز گونجی تھی اور وہ کٹ کر رہ گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپکے بغیر میں کر سکتا ہوں؟ اسنے اسے پوچھنا چاہا تھا  
پتہ نہی کہتے وہ فون رکھ چکی تھی اور حسن کا دل مانو پسچ گیا تھا  
وہ کسی کی بات کا اثر نالینے والا اسکی ہر بات دل پر لے لیتا تھا  
کہنے کو تو وہ پانچ سال کی تھی مگر اسکی ذہانت کسی ۱۵ سالہ بچے جیسی تھی جو اچھا برا سمجھتا ہے  
چیزوں کو بہت جلدی محسوس کر لینا اور حسن اسکی اسی عادت سے ڈرتا تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا مگر اسکو  
سینسٹو نہی بنا سکتا تھا وہ اسکی بیٹی تھی اسکا غم وہ نہی سہ سکتا تھا گلے دو منٹ میں وہ ڈیسا ئیڈ کر چکا تھا  
حورین کی پیکنگ کر دیں فوراً سے کسی نمبر پر میسج چھوڑتا وہ گاڑی اب آفس کی جانب موڑ چکا تھا  
آفس کی بیلڈنگ میں انٹر ہوتے ہی جیب سے فون نکلاتا وہ  
پاور آف کر چکا تھا جانتا تھا اسے ساری رات اب یہاں ہی رکنا تھا اور کام میں ڈسٹرکٹیشن اسے بلکل  
پسند نا تھی  
سر وہ فائل میں مکمل مگن تھا جب ناک کر کے اسکا اسٹینٹ اندر آیا تھا  
سر بریگیڈر شہباز آئے ہیں وہ بے ساختہ۔ فائل بند کرتا باہر کی جانب بڑھا تھا اور اگلے ہی سیکنڈ وہ  
انہے اپنے ساتھ لیے اندر آتا دکھا تھا  
کافی اسٹینٹ کی طرف دیکھتا فقط ایک لفظ بولتا وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا  
مجھے بتاتے میں خود آجاتا وہ صوفے پر انکے سامنے معدب سا بیٹھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے خود آنہی سکتا وہ شاید اسکی بات کا برامان چکے تھے  
بلکل نہی آپ آج بھی پورے حق سے آسکتے ہیں اور مجھے اس  
کرسی سے اٹھا کر کسی بھی وقت یہاں بیٹھ سکتے ہیں یہ آپ بھی جانتے ہیں  
وہ نرم لہجے میں ان سے گویا تھا اس قدر ادب تھا کہ بس  
کوئی مجھ سے پوچھے باادبوں تو رنگ کیسے لگتے ہیں تو میں انہی تم سے ملو انوں گا  
وہ اسکی جانب دیکھتے بولے تھے اور وہ سر جھکائے ہنس کر رہ گیا  
وہ جہانزیب سکندر کا سپوت تھا انکا پر تو ایک ایک ادا گویا اسنے  
اپنے باپ سے چرائی تھی

شادی کر رہا ہوں ان کے پاس بیٹھے وہ نگاہیں جھکائے بولا تھا  
اور اس چوبیس سالہ مرد کو دیکھ کر رہ گئے جو سفید شلوار قمیض کالے بال جیل کی مدد سے سیٹ کیے بیٹھا  
تھا کچھ مونچھوں کے نیچے عنابی لب آپس میں پیوست تھے داڑھی گویا کچھ دنوں سے بنائی ناگئی ہو اور  
بے ساختہ ہی اسے دیکھتے ان کے دل سے ماشا اللہ نکلا تھا وہ تھا ہی ایسا نظر لگ جانے کی حد تک  
خوبصورت مرد عمومً خوبصورت نہی ہوا کرتے مگر جو مرد خوبصورت ہوں وہ بے تحاشا خوبصورت

ہوتے ہیں

کس سے؟

## Posted On Kitab Nagri

اور وہ شروع سے لے کر اینڈ تک ایک ایک ڈیٹیل انہیں دیتا چلا گیا تھا

بیک گراؤنڈ پتا کروایا؟ انکا انداز بالکل ایک باپ سا تھا

ایک لمحے کو نگاہ اٹھا کر اسنے انکی آنکھوں میں جھانکا تھا

جنہیں چن لیا جائے پھر انکے ماضی تو نہی کھنگالا کرتے نا

وہ جیسے انکی تعید چاہ رہا تھا

اور وہ مسکرا کر رہ گئے

تو معاملہ یہ ہے کہ چن لیا گیا تھا

ہماری بیٹی کیسی ہے وہ موضوع پلٹ گئے تھے

بلکل اپنی ماں جیسی سینسیٹو

مسکراہٹ جیسے خود ہی لبوں کا احاطہ کر لیتی تھی اسکا ذکر کرتے

تم مجھے فالو کرتے ہو میری غلطیاں مت دھورانا انکے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھیں

میں کبھی اپنی بیٹی کو وقت نہی دے سکا خود کو سٹر انگ کرنے میں اس قدر مصروف تھا کہ اسے کرہی

نہی سکا

فکر نا کیا کریں میں ہوں نا سنبھال لوں گا وہ انھیں تسلی دے چکا تھا اور انہے تسلی ہو بھی چکی تھی

آپکی بیٹی آرہی ہے لینے نہی چلیں گے سے اسے؟؟ وہ یکدم کھڑا ہوتا ان سے مخاطب تھا



## Posted On Kitab Nagri

ان کے ہمراہ آفس کی بلڈنگ سے باہر نکلتا وہ سرشار سا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ چکا تھا  
ایئر پورٹ پر ڈومیسٹک فلائٹس کی راہداری سے نکلتی وہ پانچ سالہ بچی شولڈر بیگ پہنے بھورے بالوں کی  
پونی بنائے ہوئے تھی

اسے دیکھتے ہی بھاگتی اسکی طرف بڑھی تھی جبکہ وہ گھٹنوں پر بیٹھتا اسے گود میں لے چکا تھا  
کیسا ہے میرا بچا

وہ جو مسلسل اسے گلے میں بازو ڈالے اسکی گردن میں منہ دیے ہوئے تھی گویا اسے محسوس کر رہی ہو  
پرفیکٹ اسے چہرے پر موجود رونق اس بات کا اندازہ لگانے کو کافی تھی  
نانا آئے ہیں آپ کو لینے اسے لیتے ایئر پورٹ ویٹنگ ایریا کی طرف قدم بڑھاتے اسنے بتایا تھا  
ویٹنگ ایریا کے بیچ پر بیٹھے برگنڈر شہباز بھی اسے دیکھ  
کھڑے ہوئے تھے وہ جھٹ سے انکی گود میں جا چکی تھی  
اسکا سامان لیتے اب یہ قافلہ گھر کی جانب رواں تھا واپسی کے تمام راستے اسی مسلسل کھنکھتی ہنسی تھی  
اور ان دونوں کی مسکراہٹیں وہ پیسنجر سیٹ پر بیٹھے شہباز صاحب کی گود میں بیٹھے  
ناجانے کیوں بار بار اپنے دونوں ہاتھوں سے ڈرائیونگ کرتے حسن کا چہرہ اپنے ننھے ہاتھوں میں بھرتی  
چوم چکی تھی اور وہ ہر بار اسکے ہونٹ پہلے سے گہری مسکراہٹ میں ڈھلتے

## Posted On Kitab Nagri

شہباز صاحب ابھی تک اس منظر پر ششدر تھے کوئی ان سے پوچھتا مثالی باپ کیسے ہوتے ہیں تو وہ بے ساختہ اپنے برابر بیٹھے نوجوان کا نام لے لیتے کس قدر مکمل منظر تھا یہ کس قدر خوبصورت اچانک ان کے ذہن میں ماضی کی پرچھائیوں سے کوئی آواز گونجی تھی ”مرد کا سب سو خوبصورت روپ دیکھنا ہو تو اسے باپ کے روپ میں دیکھنا“

اور آج وہ روپ ان کے سامنے تھا کس قدر حسین منظر تھا نا  
وہ جب سے آئی تھی اسکی آنکھوں کی گویا چمک ہی بدل گئی تھی  
گھر چلیں؟ وہ اپنے گھر کے راستے پر گاڑی ڈالتے اپنے ساتھ بیٹھے  
شہباز لغاری سے پوچھ رہا تھا

چلنا پڑے گا بہو بھی تو دیکھنی ہے وہ اسکی جانب دیکھتے ہلکا سا مسکرائے تھے جبکہ وہ گاڑی اب جہانزیب  
ولا کے راستے پر ڈال چکا تھا  
گاڑی پورچ میں رکتے ہی وہ اپنے بازو پھیلاتی حسن کی جانب بڑھ چکی تھی وہ اسے گود میں لیتا لاؤنج کا  
دروازہ پار کر چکا تھا

مسز جہانزیب حسن کی آواز سنتی کچن سے نکلی تھیں اور سامنے کا منظر گویا انہیں اپنی جگہ پر جما چکا تھا اسکی  
گود میں موجود وہ بچی گویا اسکا ہی پر تو تھی بھورے بال ذہانت سے چمکتی  
آنکھیں وہ اسکی گردن کے اطراف بازو لپیٹے انہیں دیکھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اور مسز جہانزیب کو لگا تھا گویا پانچ سالہ حسن جہانزیب صاحب کی گود میں بیٹھا انہیں دیکھ رہا ہو وہ آگے بڑھتی اسے حسن کی گود سے لیتے گلے لگا چکی تھیں مسلسل اسکا منہ چومتی انکی آنکھیں نم ہو چکی تھیں

مسز جہانزیب بو کو چائے بنانے کا کہتی خود سرمد کے کمرے کی جانب جا چکی تھی جبکہ وہ پھر سے ایک بار صوفے پر بیٹھے حسن کی گود میں چڑھ چکی تھی ہر چیز کو غور سے دیکھتے وہ شہباز صاحب کو کسی شہزادی سے کم نالگی تھی بہت سی یادیں زہن کے پردوں پر لہرائی تھیں جبکہ لائونج میں بو اسے برتن سیٹ کرواتی ہستی کو دیکھ وہ بغور اسکا مشاہدہ کرنے میں مصروف تھے اور حسن انکا

اور اچانک وہ گردن جھکاتے مسکرا دیے تھے انکی اس مسکراہٹ کا مطلب حسن جانتا تھا امید کرتا ہوں اگلے سال تم اپنی گود میں یوں ہی جو نئیر حسن کو لیے بیٹھے ہو گے

www.kitabnagri.com

آپکو کہاں سے لگا کہ یہ جو نئیر حسن نہیں ہے وہ اپنی گود میں بیٹھی اپنی بیٹی کی جانب اشارہ کرتا بولا تھا جبکہ برتنوں میں مصروف پلٹتیں سجاتی دعا کے ہاتھ کانپے تھے وہ یہ کیا کہ رہا تھا اور کیوں؟

Posted On Kitab Nagri

تو کیا اسکی گود میں بیٹھی بچی۔۔ اسکے آگے وہ سوچنا بھی نہی چاہتی تھی

To Be Continue...



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

